بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

محمد ایاز عطاری

درجہ ثالثہ

جامعۃ المدینہ ڈیرہ اللہ یار تاریخ 02-03-2016

بختیار آباد

(آرٹ محمد احمد رضا عطاری)

Scanned by CamScanner

11 جنوری 2016ء، 30 ربیع الاول 1437ھ

"فصل فی النھی" ششماہی ثانی

سوال 1: نھی کا لغوی معنیٰ اور اصطلاحی معنیٰ قلم بند فرمائیے؟

جواب:
نھی کا لغوی معنیٰ:-
منع کرنا ہے:-

اصطلاحی معنیٰ:-
اصطلاحی تعریف اصولِ فقہ کے اعتبار سے "2" طرح کی ہے:- وہ "2" تعریفات مندرجہ ذیل ہیں:-

پہلی تعریف:-
کوئی شخص فعل کے ترک ہونے کو چاہے بالقول:-

دوسری تعریف:-
کہنے والا کسی کو "لا تفعل" کہے علی سبیل الاستعلاء:-

سوال 2: نھی کا موجب کیا ہے؟

جواب: نھی کے موجب کے بارے میں اختلافات ہیں:- متفق قول درج ذیل ہے:-
نھی کا موجب:-
تحریم ہے:-

سوال 3: نھی کی کتنی قسمیں اور کون کونسی ہیں؟ مع تعریفات بیان کریں:-

جواب:
نھی کی اقسام:-
نھی کی "2" اقسام ہیں:- وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

نمبر "1":-
افعال حسیہ

نمبر "2":-
افعال التصرفات الشرعیۃ:-

افعال کی حسیۃ:-
وہ افعال جن کو لوگ شرع سے پہلے ہی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوں:-
جیسے:- زنا، شراب پینا، کذب، ظلم:-

افعال تصرفات شرعیۃ:-
وہ افعال جو شرع سے پہلے مکروہ نہ ہوں:-
جیسے:- یوم نحر کے دن روزہ رکھنا:-
مکروہات اوقات میں نماز پڑھنا:-
ایک درھم کو دو دراھم سے نہ بیچو:-

Scanned by CamScanner

سوال ۴ افعال حسیہ کا حکم زینتِ قرطاس کریں؟

جواب **افعال حسیہ کا حکم:-**

منہی عنہ کے عین پر نہی وارد ہو:- پس منہی عنہ عین ہی قبیح ہوتا ہے۔ کبھی مشروع نہیں ہوگا:- مثال:- کذب، ظلم۔

سوال ۵ افعال تصرفات شرعیہ کا حکم قلم بند فرمائیے؟

جواب **الحکم افعال التصرفات الشرعیۃ:-**

منہی عنہ کے غیر پر نہی وارد ہو۔
منہی عنہ بنفسہ اچھا ہے۔ لیکن کسی غیر کی وجہ سے قبیح ہو گیا۔
مثال:- صوم فی یوم النحر:- الصلاۃ فی الاوقات المکروھۃ۔

سوال ۶ الصلاۃ فی الاوقات المکروھۃ میں ائمہ کا اختلاف بیان فرمائیے:

جواب **احناف کے نزدیک:-**

احناف کے نزدیک افعال تصرفات شرعیہ پر نہی کے بعد بھی مشروع کا ہونا ثابت ہے:-

شافعیوں کے نزدیک:-

شافعی حضرات فرماتے ہیں کہ افعال تصرفات شرعیہ بعد نہی مشروع نہیں ہوتے!-

احناف نے کہا:-

اگر آپ افعال تصرفات شرعیہ بعد نہی مشروع نہیں مانتے تو بندہ مشروع کے تحصیل سے عاجز آجائے گا!-
اور نہی عاجز پر ہو تو یہ بات شارع سے محال ہے!-

سوال ۷ افعال حسی اور افعال تصرفات شرعیہ میں کیا فرق ہے؟

جواب افعال حسی قبیل ذات ہی سے تعلق رکھتے ہیں:- بعد نہی مشروع نہیں ہوتے افعال حسی:- اگر بعد نہی وہ افعال کرے تو کر سکتا ہے عاجز نہیں ہے:- کر سکتا ہے:-

افعال تصرفات شرعیہ قبیل ذات نہیں ہے قبیل لغیر ذات سے تعلق رکھتے ہیں:- بعد نہی مشروع ہوتے ہیں:- اگر بعد نہی وہ افعال کرے تو کر سکتا ہے عاجز نہیں ہے۔

کیوں؟ کیونکہ یہ افعال ممنوع لعین نہیں ہے (قبیل ذات نہیں ہے) اس وجہ سے عاجز نہیں ہے۔ اگر ممنوع لعین (قبیل ذات) سے ہوتے تو وہ بندہ افعال کرنے سے عاجز آجاتا:-

Scanned by CamScanner

افعال حسی کی مثال:-

زنا کرنا، شراب پینا، ظلم کرنا، جھوٹ بولنا

ان افعال پر نہی عین چیز پر واقع ہوئی ہے:-
اگر کرے تو وہ کر سکتا ہے:-

افعال تصرفات شرعیہ کی مثال:-

مکروہ اوقات میں نماز نہ پڑھنا:-

ان افعال پر نہی عین چیز پر واقع نہیں ہوئی ہے:- بلکہ کسی غیر کی وجہ سے منع ہوئی ہے:- اسی وجہ سے اگر کوئی کرے تو کر سکتا ہے:- عاجز نہیں ہے:

نوٹ:-
کسی عاجز پر نہی لگنا یہ شارع سے محال ہے:-

اعتراض:-

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:- آپ لوگوں نے کہا کہ اگر کوئی بیع فاسد کرے تو بیع ہو جائے گی لیکن بیع کو توڑ دے اسی طرح اگر کوئی یوم نحر کے دن روزے کی منت مانے تو منت ہو جائے گی لیکن اس نے اچھا نہیں کیا:- ٹھیک ہے آپ نے کہا کہ بیع فاسد کیا تو بیع ہو جائے گی لیکن اس کو توڑ دے؛
اسی طرح آپ کہہ دو کہ مشرک عورت سے نکاح کرنا جائز ہے۔ باپ کی بیوی سے نکاح کرنا جائز، محرمات عورتوں سے نکاح کرنا جائز، نکاح کیا بغیر گواہوں سے نکاح ہو جائے گا۔ ان تمام سے نکاح ہو جائے گا۔ لیکن بعد میں توڑ دے۔ لیکن آپ لوگوں صحیح ان عورتوں سے نکاح ہوگا بھی نہیں؟ کیوں کیا وجہ ہے؟

جواب:-

اس وجہ سے درست نہیں ہے کہ نکاح کا موجب ہے "حل التصرف" اور نہی کا موجب ہے "حرمۃ التصرف"
ان دونوں کا آپس میں جمع ہونا محال ہے۔ اس وجہ سے محال ہے کیونکہ ایک چیز "حل التصرف" بھی ہو اور "حرمۃ التصرف" یہ کیسے ہوتا ہے:-
اس وجہ سے نکاح کرنا درست نہیں ہے:-
بیع اس وجہ درست ہے کیونکہ بیع کا موجب "ملکیت کا فائدہ" ہے تو ملکیت درست ہے۔ لیکن اس کا تصرف کرنا حرام ہے۔ جو ہم بھی کہتے ہیں کہ بیع فاسد کا تصرف کرنا حرام ہے:-
بیع کا موجب "ملکیت کا ثبوت" اور نہی کا موجب "حرمۃ التصرف" ہے:-
ان دونوں کا جمع کرنا ممکن ہے:- اس وجہ سے بیع فاسد کرنا درست ہے۔ لیکن بیع فاسد کا تصرف کرنا حرام ہے:-

Scanned by CamScanner

مسئلہ نمبر ۱:-

اذا نذر لصوم یوم النحر یصح نذرہ کی وضاحت:-

جب کوئی یوم نحر کے دن روزے کی منت مانے یا ایام تشریق کے دن روزے کی منت مانی یا مکروہ اوقات میں نماز پڑھنے کی منت مانی تو منت درست ہے:- امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک:-

دلیل:-

اس وجہ سے منت درست ہے کیونکہ منت عبادت مشروعہ میں سے ہے (نماز پڑھنا، روزہ رکھنا یہ تو درست ہیں) اسی لیے ہم پہلے ذکر کیا کہ اگر نفی وارد ہوا افعال تصرفات شرعیۃ پر تو وہ افعال مشروع کے تصرف کی بقاء کو واجب ہے۔

اس وجہ سے اگر کوئی مکروہ وقت میں کوئی نفل شروع کیا۔ تو اسکا پورا کرنا لازم ہے۔ لیکن مرتکب للحرام کا حق دار ہوا:- اسکو پورا کرنا واجب کیوں کہتے ہیں:-

دلیل:-

اس وجہ سے درست ہے کہ ہوسکتا ہے کہ نفل مکروہ وقت میں شروع کیا اور نفل ختم کیا حلت الصلاۃ میں۔ تو یہ درست ہے۔ اور مرتکب للحرام کا حق دار نہیں ہوا۔

اس مسئلے میں یوم عید کے دن روزہ رکھنے کا مسئلہ الگ ہوا وہ کیا ہے؟ وہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی نے یوم عید کے دن روزہ رکھا۔ تو مرتکب للحرام کا حق دار ہوا۔ اور اس روزے کو پورا کرنا لازم نہیں ہے:-

طرفین کے نزدیک (امام ابوحنیفہ و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما)

دلیل:-

اس وجہ سے کیونکہ نفل مکروہ اوقات میں شروع تو ممکن تھا تو وہ نفل کو حلت الصلاۃ میں پورا کرے۔ تو یہ درست تھا۔

اور یوم نحر کے دن روزہ اس وجہ سے پورا نہیں کرے گا کہ روزہ شروع بھی مکروہ وقت میں ہورہا ہے اور پورا بھی مکروہ وقت میں ہورہا ہے۔ اس وجہ سے روزہ پورا کرنا لازم نہیں ہے:-

کیونکہ روزہ دن کو ہوتا ہے۔ اور یوم نحر کا دن پورا مکروہ ہوتا ہے اور حلال رات کو ہوتا ہے۔ جو روزہ رات کو رکھا جاتا نہیں ہے:-

امام شافعی و امام زفر علیہما الرحمۃ کے نزدیک:-

امام شافعی اور امام زفر فرماتے ہیں کہ منت نہیں ہوئی:-

دلیل :-

حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ "لا نذر فی معصیۃ اللہ تعالیٰ"

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کوئی منت نہیں ہے:-

وضاحت:- جس شخص نے منت مانی ہے۔ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یوم نحر و ایام تشریق میں روزے نہ رکھو اور نہ مکروہ اوقات میں نماز پڑھو۔ پھر بھی یہ شخص منت مان رہا ہے تو اس نے نافرمانی کی ہے۔ اس وجہ سے اس کی منت درست نہیں ہے:-

اگر کسی نے نفل نماز مکروہ وقت میں شروع کی تو مرتکب للحرام کا حق دار ہوا اور اس پر نفل نماز پورا کرنا لازم نہیں ہے:-

وجہ:- اگر کوئی حرام کام کرے تو ہم اسکو کہتے ہیں رک جا۔ پورا کرنے کو نہیں کہتے:-

دلیل معارض:-

ہم نے کہا کہ افعال تصرفات شرعیہ بعد نہی مشروع ہوتے ہیں۔ روزہ رکھنا یا نماز پڑھنا۔ اس وجہ سے اُس شخص نے نافرمانی نہیں کی ہے بلکہ مکروہ وقت یا یوم نحر کے دن روزہ رکھنے کی وجہ سے نافرمانی کی ہے۔ اگر یوم نحر کے دن روزہ رکھا تو وہ اس دن میں افطار کرے گا۔ اور بعد میں اس کا تاوان (یعنی اس روزے کی قضا) کرے گا۔ اور یہ شخص اپنے وعدے سے بری ہو جائے گا:-

اعتراض 2 :-

آپ لوگوں نے کہا کہ افعال حسی بعد نہی مشروع نہیں ہوتے۔ لیکن وطی کرنا یہ فعل حسی میں سے ہے۔ پھر بھی یہ بعد نہی مشروع باقی ہے۔ اس پر شریعت کے احکام نافذ ہوتے ہیں:- کیوں؟

جواب:-

بیشک وطی حالۃ حیض میں کرنا فعل حسی ہے۔ اور نہی وطی پر نہیں بلکہ حیض (گندگی) پر وارد ہوئی ہے نہی:- یہاں پر افعال حسی بمنزلہ افعال تصرفات شرعیہ کے حکم میں ہے:- اس وجہ سے اس پر شریعت کے احکام اور بعد نہی مشروع ہے:-

قرآن مجید میں ارشاد ہوا:- ویسألونک عن المحیض قل ھو أذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن [البقرہ: ۲۲۲]

ترجمہ:- وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں:- آپ ارشاد فرما دیجئے وہ

Scanned by CamScanner

گندگی ہے بس تم عورتوں سے حیض کی حالت میں دور رہو اور تم
قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں:۔

وضاحت:۔
اگر کسی نے حالت حیض میں وطی کی تو اس پر شریعت کے احکام
نافذ ہوں گے:۔ یعنی:۔ پہلا احکام:۔ عورت کا شادی شدہ ثابت ہو
جائے گا اور یہ عورت پہلے شوہر کیلئے حلال ثابت ہو جائے گی۔ اور
مہر ثابت ہو جائے گی اور عدت ثابت ہو جائے گی اور نفقہ ثابت
ہو جائے گا شوہر پر:۔

سوال 8: ناشزہ عورت پر نفقہ واجب ہے یا نہیں؟
جواب: ناشزہ عورت (نافرمان عورت) پر نفقہ واجب ہے:۔ امام اعظم کے نزدیک:۔
ناشزہ عورت پر نفقہ واجب نہیں ہے:۔ صاحبین کے نزدیک:۔

فعل کا حرمت احکام کے مرتب ہونے سے منافی نہیں ہے:۔
جیسے:۔ حیض کی حالت میں طلاق دینا:۔
فعل حرام ہے۔ لیکن طلاق واقع ہو جائے گی:۔
مغصوب پانی سے وضو کرنا:۔
فعل حرام ہے:۔ لیکن وضو ہو جائے گا:۔
مغصوبہ تیر سے شکار کرنا:۔
فعل حرام ہے:۔ لیکن شکار حلال ہو جائے گا:۔
مغصوبہ چھری سے جانور ذبح کرنا:۔
فعل حرام ہے:۔ لیکن جانور ذبح ہو جائے گا:۔
مغصوبہ زمین پر نماز پڑھنا:۔
فعل حرام ہے:۔ لیکن نماز ہو جائے گی:۔
جمعہ کی پہلی اذان کے وقت بیع کرنا:۔
فعل حرام ہے:۔ لیکن بیع ہو جائے گی:۔

"ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا" سے کیا مراد:۔
اور تم محدودین فی القذف کی گواہی کو قبول
نہ کرو:۔
بیشک فاسق کی (گواہی) قبول نہ کرو (لیکن) وہ اہل شہادۃ میں سے ہیں:۔
اور فاسق و محدودین پر للعان واجب نہیں ہے:۔ کیوں؟ اس وجہ سے کیونکہ
للعان اس پر واجب ہے جو شہادۃ کا حق دار ہو۔ فاسق یا محدودین یہ شہادۃ
کے لائق بھی نہیں ہیں۔ تو گواہی کیا قبول کریں:۔

Scanned by CamScanner

یکم مارچ 2016ء — ۲۳ جمادی الاول ۱۴۳۷ھ

فصل "فی تعریف طریق المراد بالنصوص"

سوال ۹: نصوص (آیات، اخبار) کی مراد کو جاننے کے کتنے طریقے ہیں؟

جواب: نصوص کی مراد کو جاننے کے "3" طریقے ہیں:۔ وہ درج ذیل ہیں:۔

پہلا طریقہ:۔
جب ایک لفظ کے حقیقی اور مجازی دونوں معنی ہوں۔ تو حقیقی معنیٰ لینا بہتر ہے:۔

"البنت المخلوقۃ من ماء الزنا محرم علی الزانی نکاحھا"

"زنا والے پانی سے پیدا کی ہوئی بچی اس بچی کا نکاح زانی پر حرام ہے"

وضاحت:۔ ایک عورت ہے جسکا نکاح نہیں ہوا ہے۔ اس عورت سے کسی مرد نے زنا کر لیا اور اس عورت سے ایک بچی پیدا ہوئی۔ اور اسی عورت نے کسی اور مرد سے شادی کر لی تو احناف کے نزدیک:۔ اس عورت کی بچی زانی پر حرام ہے اور جس مرد سے عورت نے شادی کی ہے اس مرد پر بھی اس بچی کا نکاح کرنا حرام ہے:۔ زانی پر کیوں حرام ہے؟ اس وجہ سے زانی پر حرام ہے کیونکہ قرآن پاک میں ارشاد ہے "حرمت علیکم امھاتکم و بناتکم" تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں حرام ہیں:۔ اور یہ بچی گویا کہ زانی کی بیٹی ہے۔ اس آیت کے تحت یہ بچی زانی پر حرام ہے:۔

عورت نے جس مرد سے شادی کی اس پر کیوں حرام ہے:۔
کیونکہ یہ بچی عوام الناس کی نظروں میں اس مرد کی بیٹی ہے:۔ اسی وجہ سے اس مرد پر حرام ہے:۔

امام شافعی کے نزدیک:۔
امام شافعی فرماتے ہیں کہ جو بچی زنا کے پانی سے پیدا ہوئی ہے یہ بچی زانی پر حلال ہے یعنی زانی اس بچی سے نکاح کر سکتا ہے:۔

زانی پر کیوں حلال ہے:۔
جو آیت میں "بناتکم" ہے:۔ یہ بچی اس آیت میں داخل نہیں ہے:۔ کیوں؟ کیونکہ اس بچی کی ماں زانیہ ہے کبھی کسی سے زنا کرایا کبھی کسی سے زنا کرایا ہے۔ تو آپ اس بچی کی نسبت کس مرد کی طرف کرو گے:۔ اس بچی کی نسبت معلوم بھی نہیں ہے۔ تو کس طرح حرام ہے:۔

اگر زانی نے اس بچی سے شادی کر لی تو درج ذیل مسائل نکلیں گے:۔

1- اس بچی سے وطی کرنا حلال ہے:۔ امام شافعی — حلال نہیں ہے:۔ احناف کے نزدیک
2- مرد پر مہر واجب ہے:۔ امام شافعی — واجب نہیں ہے:۔ احناف کے نزدیک
3- نفقہ مرد پر واجب ہے:۔ امام شافعی — واجب نہیں ہے:۔ احناف کے نزدیک
4- عورت وراثت کا حق رکھتی ہے:۔ امام شافعی — حق نہیں رکھتی ہے:۔ احناف کے نزدیک
5- باہر نکلنے سے منع کر سکتا ہے:۔ امام شافعی — نہیں کر سکتا ہے:۔ احناف کے نزدیک

Scanned by CamScanner

دوسرا طریقہ:-

اگر ایک لفظ کے دو معنی ہوں:-

ایک معنیٰ بعض افراد کو واجب کرتا ہو دوسرا معنیٰ بعض کو واجب نہ کرتا ہو تو ایسی صورت احناف کے نزدیک اُس معنیٰ کو لینا بہتر ہے جو بعض افراد کو واجب نہ کرتا ہو۔ جو بعض افراد کو واجب کرتا ہو اُسکو چھوڑ دینا بہتر ہے:-

مثال:- "أو لامستم النساء" ترجمہ:- یا تم نے عورت کو چھوا"

لامستم:- دو معنیٰ کا احتمال رکھتا ہے ① الوقوع ② المس:-

احناف کے نزدیک:-

امام اعظم علیہ الرحمن فرماتے ہیں کہ "لامستم" کو جماع پر محمول کریں گے:-

دلیل:-

اس وجہ سے کہ اگر "لامستم" کو جماع پر اٹھایا تو "لامستم" یہ معمول ہو جائے گا جماع کے ساتھ تمام صورتوں میں جماع کے پائے جانے کے وقت:-

کس طرح:- اگر مرد نے عورت سے وطی کی تو اس کے اوپر غسل فرض ہے۔ اگر پانی نہ پائے تو تیمم واجب ہے:- جس جس سے جماع کرے گا اس کے اوپر غسل فرض ہو جائے گا:-

امام شافعی کے نزدیک:-

امام شافعی علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں کہ "لامستم" کو بالمس الید پر محمول کرے گے:-

کیوں؟

اس وجہ سے کیونکہ یہ "لامستم" مخصوص ہے کثیر صورتوں میں:-

کس طرح:- اس طرح اگر مرد نے چھوٹی بچی کو ہاتھ سے چھوا یا بوڑھی عورت کو چھوا بغیر شہوت سے یا محرمات کو چھوا تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا:-

"لامستم" میں سے یہ بعض نکل گئے۔ بعض خاص ہو گئے:-

امام اعظم اور امام شافعی کے درمیان درج ذیل مسائل نکلتے ہیں:-

1- عورت کو ہاتھ کے ساتھ چھوا وضو نہیں ٹوٹا نماز ہو جائے گی امام اعظم نقض الوضوء امام شافعی

2- صحیفوں کو چھونا جائز ہے:- امام اعظم کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ امام شافعی

3- امام بننا درست ہے:- امام اعظم درست نہیں ہے:- امام شافعی

4- تیمم لازم ہے پانی کے نہ پائے جانے وقت:- امام اعظم کے نزدیک تیمم لازم ہے:- امام شافعی

5- مسجد میں داخل ہونا جائز ہے:- امام اعظم کے نزدیک جائز نہیں ہے:- امام شافعی

Scanned by CamScanner

تیسرا طریقہ:-

جب نص کو دو قراءت کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہو یا دو راویوں سے روایت کیا گیا ہو۔ تو ایک ایسی صورت پر عمل کریں گے جو دو صورتوں پر عمل ہو جائے:-

مثال:- "وَأَرْجُلَكُم" نصب کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے:-
"وَأَرْجُلِكُم" جر کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے:-

أرجلَكم:- نصب والی قراءت کو مغسول پر عطف کیا:-
أرجلِكم:- جر والی قراءت کو ممسوح پر عطف کیا:-

أرجلَكم کو کب پڑھیں گے:-

نصب والی قراءت کو محمول کیا عدم تخفیف کی حالت پر (یعنی:- جب ایک شخص حالت سفر میں نہیں ہے گھر مقیم ہے) تو ایسی صورت وہ شخص پاؤں دھوئے گا مسح نہیں کرے گا:-

أرجلِكم کو کب پڑھیں گے:-

جر والی قراءت کو محمول کیا تخفیف کی حالت پر (یعنی جب ایک شخص حالت سفر میں ہو یا پھر قافلے کا نکل جانے کا خوف ہو) تو ایسی صورت پاؤں کا مسح کرے گا پاؤں کو دھوئے گا نہیں:-

جر والی قراءت سے اکثر علماء کرام یہ ثابت کرتے ہیں کہ موزے کا مسح کرنا سنت تو ہے سنت کے ساتھ ساتھ قرآن پاک میں بھی ثابت ہے:- یہ اُن کو رد ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ موزوں کا مسح کرنا جائز تو ہے:- لیکن قرآن پاک سے ثابت نہیں ہے:- تو ان لوگوں کو جواب مل گیا کہ موزوں پر مسح کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے:-

دوسری مثال:- حَتّٰى يَطْهُرْنَ:- تخفیف کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے:-
حَتّٰى يَطَّهَّرْنَ:- تشدید کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے:-

حتى يطهرن کب پڑھیں گے:-

تخفیف والی قراءت کو محمول کیا جائے گا جب عورت کو حیض کا خون 10 دن تک ہو:-

اگر عورت کا خون 10 دن کے بعد ختم ہوا تو مرد اس عورت سے وطی کر سکتا ہے اگرچہ عورت غسل نہ کرے:- کیوں؟ اس وجہ سے وطی کر سکتا ہے کیونکہ مطلق طہارت خون کے ختم ہونے سے ہی ثابت ہو جاتی ہے:-

Scanned by CamScanner

اسی طرح اگر کسی عورت کا خون دسویں دن کے ایک ایسے وقت میں
ختم ہوا۔ وہ وقت نماز کا آخری وقت تھا۔ تو اسی عورت پر لازم ہے
کہ وہ وضو یا تیمم کرکے فرض نماز پڑھے:- اگر اتنا وقت پایا کہ عورت غسل
بھی کرے گی اور فرض نماز بھی پڑھے گی تو عورت غسل کرکے نماز پڑھے گی۔ اگر
اتنا وقت نہ پایا کہ وہ عورت غسل کرے۔ تو عورت غسل نہیں کرے گی۔

کیوں؟

اسلئے کہ مطلق طہارت وضو، تیمم سے حاصل ہو جاتی ہے:-

حتی یطّہّرن کب پڑھے گے:-

تشدید والی قراءت کو محمول کیا جائے گا جب
عورت کو حیض کا خون 10 دنوں سے کم میں ختم ہو جائے:-

اگر عورت کو
حیض کا خون 10 دنوں سے کم میں ختم ہو گیا تو مرد کیلئے یہ جائز نہیں کہ
وہ مرد عورت سے وطی کرے غسل کرنے سے پہلے:-

کیوں؟ کیونکہ کمال طہارت (کہ خون ختم ہوا ہو سکتا کہ حیض کا خون دوبارہ لوٹ کر
آئے کیونکہ حیض کی مدت تو زیادہ سے زیادہ 10 دن تک ہے) یہ غسل کرنے سے
ثابت ہوتی ہے:- نہ کہ خون ختم ہونے سے:-

اسی طرح عورت کو حیض کا
خون 10 دنوں سے کم میں ایسے وقت میں ختم ہوا کہ وہ وقت نماز کا
آخری وقت تھا:- تو اگر عورت نے اتنا وقت پایا کہ وہ عورت غسل بھی
کرے اور نماز بھی پڑھے تو عورت پر لازم ہے کہ عورت غسل کرکے نماز پڑھے۔
اگر اتنا وقت نہیں پایا کہ عورت غسل کرکے نماز پڑھے:- تو عورت پر
نماز پڑھنا لازم نہیں ہے:- کیوں؟ اسلئے کہ کمال طہارت غسل سے حاصل
ہو گی۔ اور اس عورت کو غسل کرنے جتنا وقت بھی نہیں ہے
اس لئے اس عورت پر نماز پڑھنا لازم نہیں ہے:-

سوال ۱۰ تمسکات الضعیفہ سے کیا مراد ہے اور وہ کتنے ہیں؟

تمسکات ضعیفہ سے کیا مراد:-

جس سے دلیل پکڑنا، جس سے استشہاد یا
استدلال کرنا:- وہ کمزور ہے:-

تمسکات ضعیفہ کتنے ہیں:-

تمسکات 10 ہیں:- وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

پہلا تمسک:-

حدیث پاک: أنہ قاء فلم یتوضأ بیشک آقا صلی اللہ تعالی علیہ
نے قے کیا پھر وضو نہیں کیا۔

اس حدیث پاک سے یہ تمسک پکڑنا کہ قے وضو نہیں توڑتی تو یہ ضعیف ہے:۔

حرمت علیکم المیتۃ:۔ آپ پر مردار حرام ہے:۔ حدیث پاک

اس حدیث پاک سے یہ تمسک پکڑنا کہ مردار مکھی پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک ہے:۔ یہ تمسک ضعیف ہے:۔

فصل فی تقریر حروف المعانی

ان سے مراد وہ حروف ہیں جو کسی معنی کا فائدہ دیتے ہیں:۔ لیکن انکے معنی مستقل نہیں ہوتے بلکہ ربط معنی کیلئے آتے ہیں اور یہ اسم و فعل کے درمیان رابطہ قائم کرکے عبارت با معنی بناتے ہیں:۔ ان کی تعداد گیارہ ہے اور وہ یہ ہیں:

1:۔ واؤ 2۔ فاء 3۔ ثم 4۔ بل 5۔ لکن 6۔ او 7۔ حتی

8۔ الی 9۔ علی 10۔ فی 11۔ باء:۔

واؤ سے مراد:۔

1۔ یہ جمع مطلق کیلئے آتا ہے:۔ ترتیب کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا:۔

مثال:۔ ان کلمت زیدا و عمرا فانت طالق:۔

اگر عورت نے پہلے عمر سے کلام کیا بعد میں زید سے تو بھی عورت کو طلاق واقع ہو جائے گی:۔ احناف کے نزدیک:۔

ترتیب واجب ہے:۔ امام شافعی کے نزدیک:۔

اگر عورت نے پہلے عمر سے کلام کیا تو طلاق نہیں پڑے گی:۔

۲:۔ کبھی واؤ حال کیلئے بھی آتا ہے اور اس وقت یہ ذوالحال و حال کو جمع کرنے کا کام دیتا ہے اور اس صورت میں شرط کا معنی دیتا ہے:۔ مثال:۔ امام محمد رحمۃ اللہ نے فرمایا:۔

ادّ الی الفا و انت حر:۔ تو آزاد ہونے کیلئے دراہم دینا شرط ہے۔

اگر ظاہر خلاف ہے تو شرط کا معنی نہیں دے گا:۔

مثال:۔ خذ ھذہ الالف مضاربۃ و اعمل بھا فی البز:۔

اس مثال مضاربۃ شرط نہیں ہے:۔ اگر کوئی عمل کیا تو بھی صحیح ہے:۔

فاء سے کیا مراد :-

یہ تعقیب مع الوصل کیلئے آتا ہے یعنی فاء کے بعد جو اسم یا فعل مذکور ہو وہ حکما مؤخر ہوتا ہے :- اسی وجہ شرط کی جزاء میں حرف فاء لایا جاتا ہے :-

مثال :- بعت منک هذا العبد بألف :- فقال الآخر فهو حر :- بیع قبول ہے :- اور آزاد ہونا ثابت ہو جائے گا :-

۲ :- کبھی حرف فاء بیان علت کیلئے آتا ہے :- یعنی اس کا مابعد ماقبل کیلئے علت بنتا ہے :-

مثال :- ادِّ إلیّ الفا فانت حر :-

غلام آزاد ہو جائے گا :- اگرچہ کچھ ادا نہ کیا ہو - کیونکہ آزادی یہ ایک دائمی وصف ہے - ہزار کی ادائیگی پر موقوف نہیں ہے ہاں غلام پر ایک ہزار بطور دین باقی رہے گا :-

طلقها فجعلت أمرها بيدك :-

اسی مجلس میں طلاق دیا تو طلاق رجعی پڑ جائے گی :-

طلقها وجعلت أمرها بيدك :-

اگر طلاق دی تو اس صورت میں دو طلاق پڑ جائے گی :-

(1) طلاق رجعی (2) طلاق بائنہ

طلاق رجعی :- اس سے پڑے گی :- کیونکہ مرد نے واضح لفظ طلاق کا ذکر کیا :-

طلاق بائنہ :- اس وجہ سے پڑے گی کیونکہ "وجعلت" یہ جملہ پہلے کے حکم میں داخل نہیں ہے :- اس وجہ سے طلاق بائنہ پڑے گی :-

ثم سے کیا مراد :-

یہ تراخی کیلئے آتا ہے - لیکن ثم تراخی کا فائدہ لفظ و حکم دونوں میں دیتا ہے :- امام اعظم کے نزدیک :- حکم میں تراخی کا فائدہ دیتا ہے - لفظ میں نہیں دیتا - صاحبین کے نزدیک :-

مثال :- ان دخلت الدار فانت طالق ثم طالق ثم طالق :-

مدخول بہ عورت کو کہا تو دوسری اور تیسری دونوں طلاق پڑ جائیں گی۔ پہلی دخول پر معلق ہوگی :- امام اعظم کے نزدیک :-

Scanned by CamScanner

تینوں طلاقیں دخول پر معلق ہو گئیں:۔ صاحبین کے نزدیک:۔

بل سے کیا مراد:۔

بل غلطی کے تدارک کیلئے آتا ہے:۔ یعنی متکلم سے اگر غلطی ہو جائے تو غلطی کے ازالے کیلئے "بل" استعمال کیا جاتا ہے:۔
مقام ثانی کو مقام اول میں رکھا جاتا ہے:۔

مثال:۔ انت طالق واحدۃ لا بل ثنتین:۔ یہاں پر تدارک کا اعتبار نہیں ہوگا کیونکہ طلاق انشاء ہے:۔
غیر مدخولہ کو کہا تو ایک واقع ہو گی:۔ محل نہیں ہے:۔
مدخولہ کو کہا تو تین واقع ہو گئیں:۔ عدد کا اعتبار کیا گیا:۔

لکن سے کیا مراد:۔

نفی کے بعد استدراک کیلئے:۔ یعنی:۔ پہلے والے کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرتا ہے:۔

مثال:۔ لفلان علی ألف قرض:۔ فقال فلان:۔ لا ولکنہ غصب:۔
مال لازم ہو جائے گا:۔
نفی کا تعلق سبب کے ساتھ ہوگا، نفس مال کے ساتھ نہیں:۔

لکن کا موجب:۔

لکن اپنے مابعد کو ثابت کرتا ہے اور اپنے ماقبل کی نفی کرتا ہے:۔
بشرط کلام متسق ہو:۔ اگر کلام متسق نہیں ہوا تو لکن اپنے مابعد کو ثابت اور اپنے ماقبل کی نفی نہیں کرے گا۔

مثال:۔ ھذہ العبد لفلان فقال فلان ما کان قط ولکنہ لفلان آخر:۔

یہ غلام مقر ثانی کیلئے ہو جائے گا:۔
اول مقر کی نفی ہو جائے گی:۔

کیونکہ لکن کا موجب بھی یہی ہے کہ اپنے مابعد کو ثابت کرنا اور اپنے ماقبل کی نفی کرنا ہے:۔

Scanned by CamScanner

أو سے کیا مراد :-

دو مذکور چیزوں میں سے کسی ایک کی شمولیت کیلئے آتا ہے :-

مثال :- ھذا حر أو ھذا :- بمنزلہ احدھما حر :-
ایک آزاد ہو گیا تو دوسرا آزاد نہیں ہو گا :-
متکلم کو ولایت بیان بھی حاصل ہے :-

لا اکلم ھذا أو ھذا وھذا :-
پہلے دو میں سے کسی ایک سے اور آخری سے کلام نہیں کیا تو حانث نہیں ہو گا :- امام زفر کے نزدیک :-
آخری دو میں سے کسی ایک سے بات کی تو حانث نہیں ہو گا :- احناف کے نزدیک :-

"أو" مہر میں داخل کیا تو مہر مثلی ہو گی :- امام اعظم کے نزدیک :-
مہر مثلی نہیں ہو گی :- صاحبین کے نزدیک :-

"أو" مقام نفی میں ہو تو مذکورین میں سے کسی ایک کی نفی واجب ہے :-
مثال :- لا اکلم ھذا أو ھذا :-
کسی ایک سے کلام کیا تو حانث ہو گا :-

اگر "أو" مقام ثبوت میں ہو تو مذکورین میں سے کسی ایک کی شمولیت ہو گی اختیار کی صفت کے ساتھ :-
مثال :- خذ ھذا أو ذلک :-

"أو" کبھی "حتی" کے معنیٰ میں آتا ہے :-
مثال :- لا أدخل ھذہ الدار أو ادخل ھذہ الدار :-

حتی سے کیا مراد :-

اصل وضع میں "غایت" کیلئے آتا ہے :-
شرط یہ ہے :- "حتی" کا ما قبل امتداد اور ما بعد غایت بننے کی صلاحیت رکھتا ہو :-
مثال :- عبدی حر ان لم أضربہ حتی یشفع فلان :-

اگر شفارش سے پہلے مارنا بند کیا تو حانث ہو گا۔

دوسرا معنی:-

اگر حتی کا ماقبل امتداد نہیں بن سکتا اور مابعد غایت بن سکتا ہے۔ تو اس صورت میں حتی کا ماقبل سبب اور مابعد جزاء بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو حتی جزاء کیلئے یعنی لام کی کے معنیٰ ہو گا۔

مثال:- عبدی حر ان لم اتک حتی تغدینی:-

اس مثال میں کھانا نہ دینا آنے کی غایت نہیں بن سکتا اس لیے کہ وہ بار بار آنے کا سبب ہے:- لہذا یہاں حتی غایت کیلئے نہیں بلکہ "لام کی" کے معنیٰ میں ہے:-

تیسری معنی:-

اگر حتی کا مابعد ماقبل کی جزاء بننے کی صلاحیت نہ رکھے تو محض عاطفہ ہو گا:-

مثال:- عبدی حر ان لم اتک حتی اتغدی عندک الیوم:-

اس مثال میں "حتی" بطور عطف استعمال ہوا ہے۔ اس لیے کیونکہ نہ آنا کھانا کھانے کیلئے شرط نہیں قرار پاتا اس لیے کہ کھانا تو آنے کی صورت میں کھایا جاتا ہے۔

"الی" سے کیا مراد:-

الی انتہا غایت کیلئے آتا ہے:-

لیکن اس کی "2" صورتیں ہیں:-

(1) حکم کو آگے بڑھانے کیلئے آتا ہے (2) مابعد کو حکم سے ساقط کرنے کیلئے آتا ہے:-

ان دونوں میں فرق:-

پہلی صورت میں غایہ مغیا میں داخل نہیں ہو گا:-

مثال:- اشتریت هذا المکان الی هذا الحائط:-

اس مثال میں بیع میں دیوار شامل نہیں ہے:-

دوسری صورت میں غایہ مغیا میں داخل ہے:-

مثال:- لا اکلم فلانا الی الشهر:-

الی نے اسقاط کا فائدہ دیا۔ اس وجہ سے مہینہ بھی داخل ہے۔

Scanned by CamScanner

"الی" کسی اور معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے:-
جب "الی" حکم کو غایہ تک مؤخر کرنے کیلئے آئے:-
مثال:- انت طالق الی الشھر:-
اگر نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہ ہوگی:- مگر جب مہینہ گزر جائے
تو طلاق پڑ جائے گی:- اس وجہ کیونکہ مہینہ کا ذکر نہ تو حکم کو
آگے بڑھانے کا فائدہ دیتا ہے نہ اسقاط:- لہذا جب دونوں
معنوں میں سے کوئی بھی معنیٰ نہ پایا گیا:- تو مؤخر کا فائدہ دیا:-

"علیٰ" سے کیا مراد:-
"علیٰ" تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے:-

پہلا معنیٰ:-
کسی بات کو لازم کرنے کیلئے آتا ہے۔ "علیٰ" کا معنیٰ فوقیت
اور بلندی کیلئے آتا ہے:-
مثال:- لفلان علی الف:-
ایک ہزار کو قرض پر محمول کیا جائے گا:-

دوسرا معنیٰ:-
کبھی مجازاً باء کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے:-
مثال:- بعتک ھذا علی الف:-

تیسرا معنیٰ:-
کبھی شرط کے معنیٰ میں آتا ہے:-
مثال:- یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا:-
اسی لیے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا۔ اگر کسی عورت اپنے
خاوند سے کہا:- لہذا درہم دینا لازم ہے۔ نکاح کیلئے۔ تین
طلاقیں شرط پس اگر ایک ہزار دی تو مال لازم نہیں ہوگا۔

"فی" سے کیا مراد:-
"فی" دو معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے:-
(1) ظرفیت کیلئے (2) فی مصدر پر داخل ہوتا ہے:-
زمان کی مثال:- انت طالق غدا:-
فی کو ذکر کرے یا نہ:- دونوں صورتوں میں طلوع فجر ہوتے ہی طلاق
واقع ہو جائے گی:- صاحبین کے نزدیک!-

Scanned by CamScanner

"فی" حذف ہے تو طلوعِ فجر کے ساتھ طلاق واقع ہوگی۔ اگر ظاہر کیا تو کل آنے والے دن کسی جزء میں طلاق واقع ہوگی:۔ امام اعظم کے نزدیک:۔

ان صمت الشھر فانت کذا:۔
پورا مہینہ رکھنے کی صورت میں طلاق ہوگی:۔

ان صمت فی الشھر فانت کذا:۔
مہینے کی کسی ایک ساعت میں کھانے پینے سے رُکنے کی صورت میں طلاق واقع ہوگی:۔

مکان کی مثال:۔ انت طالق فی الدار:۔
طلاق ظرفیت کا صلاحیت نہیں رکھتا:۔ لہذا طلاق مطلقاً واقع ہوگی:۔ کسی جگہ سے بھی تعلق نہ ہوگا۔

اگر فعل کی اضافت کرے ظرفیت کی طرف تو فعل کو دیکھا جائے گا۔
فعل لازم ہے یا فعل متعدی ہے:۔
اگر فعل لازم ہے تو فاعل کا زمان یا مکان میں ہونا ضروری ہے:۔
مثال:۔ ان شتمتك فی المسجد کذا:۔
شاتم مسجد میں تھا:۔ مشتوم مسجد سے باہر تھا:۔ تو وہ شخص حانث ہوگا:۔ اگر شاتم مسجد سے باہر تھا:۔ مشتوم مسجد میں تھا:۔ تو لا یحنث:۔

اگر فعل متعدی ہے تو مفعول کا زمان یا مکان میں ہونا ضروری ہے:۔
مثال:۔ ان ضربتك فی المسجد کذا:۔
مضروب کا مسجد میں ہونا ضروری ہے:۔ ضارب کا نہیں:۔
زمان کی مثال:۔ ان قتلتك فی یوم الخمیس فلذا:۔
اگر جمعرات سے پہلے مارا تو حانث ہوگا:۔
اگر جمعرات کو مارا پھر وہ شخص جمعے کے دن مرا تو حانث نہیں ہوگا:۔

فی فعل میں داخل ہو تو:۔
اگر فی:۔ فعل میں داخل ہو تو شرط کا معنی دیتا ہے:۔
مثال:۔ انت طالق فی دخولك الدار:۔
طلاق کیلئے دخولِ دار شرط ہے:۔

Scanned by CamScanner

باء سے کیا مراد:-

الصاق والصاق کیلئے آتا ہے:۔ باقی معنوں میں مجازاً استعمال ہوتا ہے:۔ یہی وجہ ہے کہ خرید و فروخت میں مبیع اصل ہے:۔ اور ثمن شرط ہے:-

یہی وجہ ہے کہ جب مبیع ہلاک ہو جائے تو سودا ختم ہو جائے گا اگر ثمن ہلاک ہو جائے تو سودا برقرار رہتا ہے:۔

تابع اصل کے ساتھ ملتا ہے، اصل تابع کے ساتھ نہیں ملتا:-

جب حرف باء ثمن پر داخل ہوا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سودے میں ثمن تابع ہیں:- جو اصل کے ساتھ ملے گا:۔

لہذا جس پر حرف باء داخل ہوگا وہ مبیع نہیں ہوگا بلکہ ثمن ہوگا:-

مثال:- بعت منك هذا العبد بكر من الحنطة:-

غلام مبیع، گندم ثمن:- قبضہ سے پہلے گندم میں تبدیل کرنا جائز ہے:-

بعت منك كرا من الحنطة:-

غلام ثمن، گیہوں مبیع پائیں گے:- بیع سلم ہوگی:۔

جس پر اُدھار جائز نہیں ہے:-

ان خرجت من الدار الا باذني فانت كذا:-

ہر بار باہر نکلنے پر اجازت لازم ہے:- کیونکہ اجازت کے ساتھ ملصق ہے:-

تمت بالخیر

"فصل فی وجوہ البیان"

سوال: بیان کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: بیان 7 ہیں جو درج ذیل ہیں:

1۔ بیان تقریر 2۔ بیان تفسیر 3۔ بیان تغییر
4۔ بیان ضرورت 5۔ بیان حال 6۔ بیان عطف
7۔ بیان تبدیل:

بیان تقریر:

لفظ کا معنیٰ ظاہر ہو لیکن اس میں کسی دوسرے معنیٰ کا بھی احتمال ہو تو متکلم ظاہری معنیٰ کے ساتھ اپنی مراد کو واضح کر دے یوں اس کے بیان سے ظاہر کا حکم ہو جائے گا:

مثال:- لفلان علی قفیز حنطۃ بقفیز البلد او الف من نقد البلد:

بیان تفسیر:

جب لفظ کی مراد واضح نہ ہو تو متکلم اپنے سے اس کی وضاحت کر دے: اسے بیان تفسیر کہتے ہیں:

مثال:- لفلان علی شئ پھر تفسیر کیا علی عشرۃ دراھم و نیف:

بیان تقریر و تفسیر کا حکم:

بیان تقریر و تفسیر دونوں پہلے کلام سے ملا کر یا الگ دونوں طرح صحیح ہوتے ہیں:

بیان تغییر:

بیان تغییر کا مطلب یہ ہے کہ متکلم اپنے بیان کے ساتھ اپنے ہی کلام کا معنیٰ بدل دے:

بدلنے کی "2" صورتیں ہیں:- (1) معلق کرے (2) استثناء کرے

معلق بالشرط میں اختلاف:

احناف فرماتے ہیں:- معلق بالشرط سبب ہے گی:- امام شافعی فرماتے ہیں:- شرط فی الحال پائے گئی تو معلق ہو گی اگر فی الحال نہیں پائے گئی تو شرط لغو ہو گی:

مثال:- اذا قال لاجنبیۃ:- ان تزوجتک فانت طالق.

تعلیق باطل ہے:- امام شافعی کے نزدیک:

علت:- اس وجہ سے باطل ہے کہ شرط فی الحال نہیں پائی جا رہی:

Scanned by CamScanner

تعلیق صحیح ہے۔ یہاں تک کہ وہ شادی کرے گا تو طلاق واقع ہو جائے گی:۔ احناف کے نزدیک:۔

علت:۔ اس وجہ سے درست ہے کیونکہ ہم نے کہا تھا کہ شرط پائی جائے گی تو علت منعقد ہوگی:۔

تعلیق صحیح ہونے کی شرط:۔

ملکیت نہ ہونے کی صورت میں تعلیق صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ ملکیت کی طرف اضافت ہو یا سبب ملکیت کی طرف اضافت ہو:۔

مثال:۔ قال لأجنبیۃ:۔ ان دخلت الدار فأنت طالق:۔

پھر مرد نے شادی کی اور عورت گھر میں داخل ہوئی تو طلاق نہیں پڑے گی:۔ کیوں؟ اس وجہ سے طلاق نہیں پڑے گی کہ شرط کی اضافت ملکیت اور سبب ملکیت کی طرف نہ تھی:۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آزاد پر قدرت نہ ہو تو لونڈی سے نکاح کر سکتے ہو:۔

امام شافعی فرماتے ہیں:۔ کہ آزاد پر قدرت ہونے کے باوجود لونڈی سے نکاح کر سکتے ہو:۔

کیوں؟ کیونکہ شرط نہیں پائی جا رہی ہے:۔

احناف فرماتے ہیں:۔ آزاد پر قدرت ہونے کے باوجود لونڈی سے نکاح کر سکتے ہو:۔

کیوں؟ ہم اس وجہ سے جائز قرار دیتے ہیں کہ ہم کسی اور نص سے ثابت کیا:۔

من توابع ھذا النوع ترتب الحکم:۔

اسم موصوف کے ساتھ صفت لگ جائے تو تعلیق کے حکم میں ہوتا ہے:۔

مثال:۔ لا یجوز نکاح الأمۃ الکتابیۃ:۔ امام شافعی کے نزدیک:۔

علت:۔ کیونکہ امۃ کی صفت نہیں پائی جا رہی ہے:۔

یجوز نکاح الأمۃ الکتابیۃ:۔ احناف کے نزدیک:۔

علت:۔ ہم کسی اور نص سے ثابت کرتے ہیں:۔

بیان التغییر الاستثناء :-

استثناء کے بعد جو کلام بچتا ہے اسی پر کلام کرتے ہیں :- احناف کے نزدیک :-

صدر کلام علت ہوتی ہے اسی پر کلام ہوتا ہے۔ صدر کلام تمام کو واجب کرتا ہے :- بعد والے کو چھوڑ دیا جاتا ہے :-

تعلیق باب مر تعلیق کے باب میں شرط تھا۔ اگر شرط نہ پائی جائے تو جزاء بھی نہ پائی جائے گی :-

اسی طرح :- استثناء کیا تو استثناء عمل سے روک دیتا ہے :-

امام شافعی کے نزدیک :-

مثال :- لا تبیعوا الطعام بالطعام الا سواء بسواء :-

الا کے بعد سواء بسواء آیا تو سواء بالسواء کے ساتھ بھی بیع نہیں کر سکتے :- امام شافعی کے نزدیک :-

نتیجہ :- ایک مٹھی یا دو مٹھی کی بیع نہیں کر سکتے :-

احناف فرماتے ہیں :- کہ جس بیع میں برابری ممکن ہو تو وہاں کمی بیشی کے ساتھ نہیں بیع سکتے :-

جہاں پر برابری ممکن نہیں ہو تو وہاں کمی بیشی کے ساتھ بیع کر سکتے ہو :-

بیان تغییر کا حکم :-

بیان تغییر کا حکم صحیح ہوتا ہے یہ کہ وہ ملا ہوا ہو : فاصلہ نہ ہو :- یعنی :- اگر وہ ملا ہوا ہے تو تغییر درست ہے اگر ملا ہوا نہیں ہے تو تغییر درست نہیں ہے :-

بیان تغییر و بیان تبدیل میں کوئی فرق نہیں :- علماء کرام کا اختلاف ہے :-

بیان ضرورۃ :-

بیان ضرورت سے مراد وہ بیان ہے جو کلام کے بغیر بھی واقع ہوتا ہے :-

مثال :- وورثہ ابواہ فلامہ الثلث :-

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ماں کیلئے تہائی ہے تو بقایا باپ کیلئے ہو جائے گا :-

اسی طرح اگر مضارب کا حصہ بیان کیا اور رب المال کے حصے سے خاموش رہا تو شرکت درست ہے :-

Scanned by CamScanner

دو بیویوں میں سے کسی ایک کو کہا تجھے طلاق ہے اور دوسری سے
وطی کی تو پہلی کو طلاق پڑ جائے گی:۔

دو لونڈیوں میں سے کسی ایک کو کہا کہ تو ایک آزاد ہے۔ پھر
اس جملے کے بعد دوسری لونڈی سے وطی کی تو آزاد نہیں ہوگی:۔
کیونکہ وطی نکاح کے بغیر بھی تو جائز ہے:۔

بیان حال:۔ جس جگہ کچھ بیان کرنے کی ضرورت ہو اور وہاں خاموشی
اختیار کر لی جائے تو خاموشی بیان حال کہلاتی ہے:۔
مثال:۔ جب صاحب شرع نے کسی کام کو دیکھا پھر سکوت فرمایا تو
وہ کام کرنا مشروع ہے:۔

اسی طرح شفیع (شفعاء) نے جان لیا کہ میرا پڑوسی گھر کسی اور کو
بیچ رہا ہے پھر یہ خاموش رہا تو گویا کہ یہ خود بھی راضی ہے:۔

مدعی علیہ فیصلے کی مجلس میں قسم اٹھانے سے منع کیا تو انکار
کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے قتل کیا:۔
مال لازم ہو جائے گا اقرار کی وجہ سے:۔ صاحبین کے نزدیک:۔
شریف بندہ تھا اس نے قسم نہ اٹھایا اس وجہ سے اس پر مال لازم ہے:۔
امام اعظم کے نزدیک:۔

بیان عطف:۔
لغوی معنی لوٹانا ہوتا ہے۔
اصطلاحی معنی:۔ کسی مجمل جملہ پر کیلی یا وزنی چیز کا عطف کریں تو یہ اس
مجمل جملہ کا بیان ہوگا:۔
مثال:۔ لفلان علی مائۃ و درھم:۔
اس بنا پر ایک سو درھم واجب ہو جائے گے:۔ کیونکہ
درھم مائۃ کی جنس میں سے ہے:۔

کسی نے مائۃ و ثوب او مائۃ و شاۃ کہا تو ایک سو کپڑا یا بکری
واجب نہیں ہو گئے کیوں؟ کیونکہ ایک جنس نہیں ہے:۔
اور کپڑا مکیلی یا موزونی میں عام طور پر داخل نہیں ہوئی:۔
امام اعظم فرماتے ہیں:۔ کہ جب جنس ایک تو عطف ہوگا:۔

Scanned by CamScanner

بیان تبدیل:-

بیان تبدیل سے مراد ایک چیز کو دوسری چیز کی جگہ کیلئے بنایا گیا ہو:-

بیان تبدیل کا حکم:-

بیان تبدیل کا حکم یہ ہے کہ وہ منسوخ کرنا بھی جائز ہے:-

نسخ کرنا یہ صاحب شرع کیلئے جائز ہے کسی اور کو نسخ کرنا جائز نہیں ہے:-

مثال:- کسی نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر صاحب شرع نے فرمایا اس کو طلاق نہیں پڑی تو درست ہے۔ طلاق واقع نہیں ہوگی:-

صاحب شرع کے علاوہ کوئی اور کہے تو اس کے کلام کا اعتبار نہیں کیا جائے گا:-

لوقال:- لفلان علی الف قرض أو ثمن المبیع وقال ھی زیوف

یہ کلام بیان تغییر کے حکم میں آئے گا۔ اگر ملا کہ کہا تو زیوف ہی ہوں گے:- صاحبین کے نزدیک:-

یہ کلام تبدیل کے حکم میں ہوگا:- تو اس کا رجوع صحیح نہیں ہوگا اگر وہ ملا کہ یا الگ کہے:- امام ابو حنیفہ کے نزدیک:-

لفلان علی الف من ثمن جاریۃ باعنیھا ولم اقبضھا:-

اگر کہا کہ فلان کا مجھ پر ایک ہزار ہے اس باندی کے ثمن کا جسکو اس نے مجھ پر بیچا تھا۔ اور میں نے اس باندی پر قبضہ نہیں کیا۔ اور باندی کا کوئی نام و نشان نہیں۔ تو یہ "لم اقبضھا" کہنا امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک بیان تبدیل ہے۔ اسلئے کہ لزوم ثمن کا اقرار مبیع کے ہلاک ہونے کے وقت قبضے کا اقرار ہے:-

اسلئے کہ لزوم ثمن کا اگر مبیع قبضے سے پہلے ہلاک ہوجائے تو بیع فسخ ہوجاتی ہے۔

پس ثمن لازم بن کر باقی نہیں ہوتا:-

"سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم"

سوال 12: سنت کا لغوی معنیٰ اور اصطلاحی معنیٰ تحریر کریں؟

جواب: **لغوی معنیٰ:-**

طریقہ اور عادت ہے:-

اصطلاحی معنیٰ:-

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں:-

سوال 13: خبر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: علم و عمل کے لزوم کے اعتبار سے خبر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن پاک کی طرح ہے:-

سوال 14: خبر کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: خبر کی 3 قسمیں ہیں:-

1- متواتر 2- مشہور 3- احاد

متواتر سے کیا مراد:-

ایک جماعت نے دوسری جماعت سے نقل کرے اور وہ جماعت اتنی کثیر ہو کہ اُن کا کسی جھوٹ پر متفق ہونا تصور میں نہ ہو اور سلسلہ ہم تک اسی طرح چلا آتا ہو:-

مثال:- رکعات کی تعداد، زکوٰۃ کی مقدار:-

حکم:- علم قطعی و یقینی حاصل ہوتا ہے اور اس کا انکار کفر ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے:-

مشہور سے کیا مُراد:-

وہ حدیث جو عصر صحابہ علیہم الرضوان میں خبر واحد کی طرح ہو پھر دوسرے (تابعین) اور تیسرے (تبع تابعین) کے دور میں مشہور ہو جائے:- اور امت مسلمہ اس کو قبول کرے:-

یہاں تک کہ وہ متواتر ہو جائے:-

مثال:- حدیث رجم، موزوں پر مسح کرنے والی حدیث:-

حکم:-

حدیث مشہور سے مطمئن کرنے والا علم حاصل ہوتا ہے۔

اس پر عمل کرنا لازم اور اس کا رد بدعت ہے:-

احاد سے کیا مُراد:-

وہ حدیث جسے ایک راوی سے یا ایک راوی نے ایک جماعت سے یا ایک جماعت نے ایک راوی سے نقل کیا ہو:-

Scanned by CamScanner

مثال:۔ حدیث:۔ انما الاعمال بالنیات:۔

حکم:۔

خبر واحد علم یقین و اطمینان کا فائدہ نہیں دیتی اگرچہ احکام شرعیہ میں عمل کو واجب کرتی ہے:۔

بشرطیکہ اس کا راوی مسلمان عادل اور حفظ و عقل میں صحیح ہو اور اس کی سند ہم تک متصل ہو:۔

خبر واحد پر عمل کی شرائط:۔

خبر واحد پر عمل کرنے کی "3" شرائط ہیں:۔

١۔ خبر واحد قرآن پاک کے خلاف نہ ہو:۔

٢۔ حدیث مشہور کے خلاف نہ ہو:۔

٣۔ ظاہر کے خلاف نہ ہو:۔

سوال ١٥: راویوں کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: راویوں کی "2" قسمیں ہیں:۔

پہلی قسم:۔

وہ راوی جو علم و اجتہاد میں معروف ہیں:۔

جیسے:۔ خلفاء راشدین، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت، معاذ بن جبل:۔ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم:۔

عمل کا حکم:۔

جب آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ان حضرات کی روایت صحیح ثابت ہو جائے تو قیاس کے مقابلے میں اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے:۔

مثال:۔

اسی وجہ سے امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے قیاس کو چھوڑ کر اعرابی کی حدیث پاک پر عمل کیا:۔ حدیث پاک فقہی مسائل میں تھی:۔

دوسری قسم:۔

وہ راوی جو حفظ و عدالت میں معروف ہیں۔ لیکن اجتہاد اور فتوی میں معروف نہیں ہیں:۔

جیسے:۔ ابوہریرہ، انس بن مالک رضی اللہ عنھما:۔

عمل کا حکم:۔

اس قسم کے راویوں سے روایت کی صحت ثابت ہو جائے تو دیکھیں کہ قیاس کے موافق ہے یا مخالف اگر قیاس کے موافق ہے تو اس پر

عمل کرنا لازم ہوگا۔ اگر قیاس کے مخالف ہو تو قیاس پر عمل کرنا بہتر ہے:۔

مثال:۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے الوضوء مما مسته النار:۔
لیکن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کو رد کیا ہے:۔

سوال ۱۴ حالات مختلف ہونے کے اعتبار سے خبر واحد پر عمل کیلئے کیا شرط ہے؟

جواب:۔ حالات مختلف ہونے کے اعتبار سے خبر واحد پر عمل کرنے کی شرطیں ہیں:۔

۱۔ قرآن پاک کے خلاف نہ ہو:۔
۲۔ حدیث مشہور کے خلاف نہ ہو:۔
۳۔ ظاہر کے خلاف نہ ہو:۔

خبر واحد پر عمل کی شرائط کا مقصود:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے بعد تم پر احادیث کی کثرت ہو جائے گی۔
لہذا جب تمہیں میرے حوالے سے کوئی حدیث پہنچے تو تم اس کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر وہ حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو تو قبول کر لو اور اگر مخالف ہو تو رد کر دو:۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ راویوں کی 3 اقسام ہیں:۔

پہلی قسم:۔

وہ مومن و مخلص ہوں گے:۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام کے معنی و مفہوم کو سمجھا:۔

کتاب اللہ پر پیش کرنے کی مثال

مثال:۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی گئی:
من مس ذکرہ فلیتوضا:۔
اس حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کیا تو مخالف نکلا:۔ کیسے طرح:۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔ فیہ رجال یحبون ان یتطھروا:۔
تو یہ لوگ پتھروں سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے دھوتے تھے:۔
طہارت کے بجائے نجاست والے ہوتے:۔
تو کتاب اللہ کے مخالف نکلی تو اس حدیث کا رد کیا:۔
ذکر کو چھونا وضو کو نہیں توڑتا:۔

Scanned by CamScanner

دوسری قسم:-

ایک اعرابی آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعض کلام کو سن پایا لیکن اس کلام حقیقت معنیٰ و مفھوم کو نہ سمجھا۔ پھر اپنے قبیلے کی طرف واپس ہو گیا۔ اور وہاں حدیث کا صحیح مفھوم بیان کرنے سے قاصر ہوا۔ اور یہ گمان کیا کہ ہم حدیث پاک بیان کر رہے ہیں:

تیسری قسم:-

وہ منافق لوگ کہ جن کا نفاق ظاہر نہ تھا انہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنے بغیر من گھڑت احادیث روایت کیں اور لوگوں نے اسے موس مشہور اور لوگوں کے در میان خبر واحد مشھور ہو گئی

اسی وجہ سے خبر واحد کو کتاب اللہ اور حدیث مشھور پر پیش کیا جانا لازم ہے:- کتاب کی مثال:- گزر گئی اگلے صفحہ پر

خبر واحد کو خبر مشھور پر پیش کرنے کی مثال:

ایک روایت میں ہے:- القضاء بشاھد و یمین:

خبر مشھور:- البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر:

مخالف ہونے کی وجہ سے خبر واحد کو چھوڑ دیا ہے:

سوال[17] خبر واحد ظاہر کے خلاف ہو تو اس پر عمل نہیں کیا جاتا کیا وجہ ہے؟

جواب خبر واحد ظاہر کے خلاف ہو تو اس پر عمل نہیں کیا جاتا:-

وجہ:-

خبر واحد کا عدم شہرت کی وجہ سے عمل نہیں کیا جاتا۔ عدم شہرت اس حدیث کے عدم صحت کی علامت ہے:-

نوٹ:- بقایا سوال اگلے صفحہ نمبر ۲۹ پر:

سوال 18 خبر واحد کتنے مقامات پر حجت واقع ہوتی ہے؟

جواب چار مقامات پر حجت واقع ہوتی ہے:-

پہلا مقام:-

خالص اللہ تعالیٰ کا حق جو سزا نہ ہو:-

دوسرا مقام:-

خالص بندے کا حق جس میں کسی دوسرے پر کوئی چیز لازم کی جاتی ہو:-

تیسرا مقام:-

خالص بندے کا حق جس میں کچھ لازم نہ کرنا ہو:-

چوتھا مقام:-

خالص بندے کا حق جس میں کسی وجہ سے کچھ لازم کرنا ہو:-

پہلی صورت میں خبر واحد قبول کی جاتی ہے:- کیونکہ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے چاند کے بارے میں ایک اعرابی کی گواہی قبول فرمائی تھی:-

دوسری صورت میں خبر دینے والوں کی تعداد کم از کم دو ہو اور عادل بھی شرط ہے:-
اس کی مثال:- مال وغیرہ میں جھگڑا:-

تیسری صورت میں ایک آدمی کی بھی خبر قبول کی جائے گی عادل ہو یا فاسق:-
اس کی مثال:- معاملات میں:-

چوتھی صورت میں امام اعظم کے نزدیک گنتی یا عدالت میں سے ایک ہونا شرط ہے:-
اس کی مثال:- کسی کو معزول کرنا یا کسی پر پابندی لگانا:-

تمت بالخیر

اجماع کا بیان

سوال 19: اجماع کا لغوی معنی اور اصطلاحی بیان تحریر کریں؟ اور حکم بھی:۔

لغوی معنی:۔

پختہ ارادہ اور اتفاق ہے:۔

اصطلاحی معنی:۔

ہر زمانے کے عادل و مجتہد علماء اہل سنت کا کسی حکم پر متفق ہو جانا:۔

شرعی حیثیت:۔

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری وفات کے بعد اُس امت کا فروع دین میں اجماع حجت ہے۔ جس پر عمل کرنا واجب ہے:۔ اور یہ اس امت کی کرامت و شرافت کی وجہ سے ہے:۔

سوال 20: اجماع کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: اجماع کی "4" قسمیں ہیں:۔ جو درج ذیل ہیں:۔

پہلی قسم:۔

صحابہ کرام کا کسی نئے حکم پر واضح الفاظ کے ساتھ اجماع:۔

دوسری قسم:۔

بعض صحابہ کرام کی صراحت اور باقی صحابہ کرام کا اس حکم کو رد کرنے سے خاموشی:۔

تیسری قسم:۔

صحابہ کرام کے بعد والے لوگوں کا اس حکم پر اجماع کرنا جس میں صحابہ کرام کا قول نہ پایا جائے:۔

چوتھی قسم:۔

صحابہ کرام کے اقوال میں سے کسی ایک قول پر تابعین کا اجماع:۔

پہلے کا حکم:۔

کتاب اللہ کی آیت کے بمنزلہ ہے:۔

دوسرے کا حکم:۔

متواتر کے حکم میں ہے:۔

تیسرے کا حکم:۔

مشہور کے حکم میں ہے:۔

چوتھے کا حکم:۔

آحاد کے حکم میں ہے:۔

Scanned by CamScanner